

مشینی ذبح اور حلال گوشت کا مسئلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اس وقت مسلمانوں کو جن سنگین شرعی مسائل کا سامنا ہے، ان میں ایک نمایاں مسئلہ مشینی ذبح کا ہے۔ کیا مشین کے ذریعے ذبح کی جانے والی مرغی کا گوشت شرعاً حلال ہے؟ یہ سوال بالخصوص اُن ممالک میں شدت اختیار کر چکا ہے جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، اور جہاں گوشت کی صنعت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال روز افزوں ہے۔

مثال کے طور پر آسٹریلیا جیسے ممالک میں مرغیوں کی بڑی تعداد مشینوں کے ذریعے ذبح کی جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں مسلمان عوام حلال و حرام کے درمیان تمیز کرنے میں الجھ جاتے ہیں اور اکثر علمائے کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس معاملے کی حقیقت اور تہہ تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، اور اسلامی فقہ کے اصولوں کا گہرائی سے مطالعہ کریں تاکہ یہ طے کیا جاسکے کہ مشینی ذبح اسلامی شریعت کے دائرے میں آتا ہے یا نہیں؟

ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا — ایک ناقابل نظر انداز شرط

شریعت اسلامیہ میں جانور کے حلال ہونے کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ قرآن مجید اس بارے میں صریح ہدایت دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ (سورة الانعام: 121)

"اور اس چیز کو مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، بے شک وہ کھانا گناہ ہے۔"

مفسرین کرام، بالخصوص شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہاں حیوان کے ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا فرض قرار دیا گیا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو جانور خواہ کسی نے بھی ذبح کیا ہو، اس کا گوشت حرام ہو جاتا ہے۔

اللہ کا نام بھول کر نہ لیا جائے تو اس صورت میں علماء کا اختلاف

البتہ اس امر میں اختلاف موجود ہے کہ اگر اللہ کا نام بھول کر نہ لیا جائے تو کیا حکم ہوگا؟ بعض علماء جیسے ابن عمر، نافع، شعبی، ابن سیرین، داؤد اور زہری رحمہم اللہ کے نزدیک ایسا گوشت بھی جائز نہیں۔ جب کہ دوسرے جلیل القدر علماء مثلاً حضرت علی، ابن عباس، طاؤس، سعید بن المسیب، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک اگر تسمیہ کا ترک بھول کر ہوا ہو، تو گوشت حلال ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے:

ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ سَمَّى أَوْ لَمْ يَسْمَرْ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ

"مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، خواہ وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے، جب تک وہ قصد اچھوڑ نہ دے۔" (بدائع الصنائع، جلد ۴، صفحہ ۱۶۷)

تفسیر ابن کثیر میں بھی اسی رائے کو ترجیح دی گئی ہے، جہاں یہ واضح کیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں جو حرمت آئی ہے وہ جان بوجھ کر تسمیہ نہ لینے کے بارے میں ہے، بھول چوک کی حالت اس میں شامل نہیں۔

مشینی ذبح کا شرعی رخ

آج کے صنعتی ماحول میں جہاں مشینی ذبح عام ہے، یہ جاننا نہایت اہم ہے کہ کیا مشین سے ذبح کرتے وقت ہر جانور پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے؟ یا صرف ایک بار بسم اللہ پڑھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے؟ بعض احباب سمجھتے ہیں کہ ایک بار پڑھ لینا کافی ہے، مگر شریعت کا حکم یہ ہے کہ ہر جانور پر الگ سے تسمیہ پڑھا جائے۔

لہذا مشینی ذبح شدہ گوشت کی حلت یا حرمت کے بارے میں فیصلہ محض سہولت یا روایتی عمل پر نہیں بلکہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ یہ ایک دینی ذمہ داری ہے جس میں لاپرواہی کی گنجائش نہیں۔

مشینی ذبح کے شرعی احکام

عصر حاضر میں ایک نیا اور اہم مسئلہ اہل اسلام کے مابین اختلاف کا سبب بنا ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا مشین کے ذریعے ذبح کی گئی مرغی شرعاً حلال ہے یا نہیں؟

جو حضرات مشینی ذبح کو حلال قرار دیتے ہیں اُن کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ ہر جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری نہیں کیونکہ اُن کے بقول امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث کی بنیاد پر فرمایا کہ مسلمان کے دل میں اللہ کا نام ہوتا ہے، لہذا اگر ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو زبان سے تسمیہ پڑھنا لازم نہیں اگرچہ وہ جان بوجھ کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیں۔

تاہم جمہور علما کا موقف اس سے یکسر مختلف اور واضح ہے۔ ان کے نزدیک خواہ ذبح ہاتھ سے ہو یا مشین سے ہر جانور کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا فرض ہے، اور یہی تذکیہ (شرعی ذبح) کی بنیادی شرط ہے۔ بغیر تسمیہ کے ذبح شرعی طور پر ناقص اور غیر معتبر ہے۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے: کیا مشین مسلمان ہے؟ کیا اس مشین میں اللہ کا نام داخل کیا گیا ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے۔

لہذا امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کو یہاں بطور دلیل پیش کرنا قیاس فاسد اور فہم فقہ کی صریح غلطی ہے۔ یہ ایک ایسی تاویل ہے جو مذہب کے نام پر خود ساختہ سہولت کے جواز کی کوشش ہے جو نہ صرف علمی بددیانتی ہے بلکہ سنت کے خلاف بھی ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ مشینی ذبح کے طریقے میں وہ تمام شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں جو اسلامی فقہاء نے شرعی ذبح (ذکوۃ) کے لیے مقرر کی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط مفقود ہو تو وہ گوشت ہر گز حلال قرار نہیں دیا جاسکتا۔

یہ پوری بحث ذبح اختیاری (اختیاری طور پر ذبح کیے جانے والے جانور، جیسے مرغی، بکری، گائے، پرندے وغیرہ) سے متعلق ہے۔ فقہاء نے اس کے لیے درج ذیل شرعی شرائط بیان کی ہیں:

۱۔ ذکوۃ (شرعی ذبح) کی شرائط

شریعت مطہرہ میں ذکوۃ، یعنی شرعی ذبح محض ایک رسم نہیں بلکہ ایک عبادت اور قربت ہے جس کے مخصوص اصول اور شرائط ہیں۔ قرآن مجید اس حوالے سے نہایت واضح احکام دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حَرَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ (سورة المائدة: ۳)

"تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور وہ چیزیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کی گئی ہوں، نیز جو گلا گھٹ کر، چوٹ لگ کر، بلندی سے گر کر، یا سینگ لگنے سے مری ہوں، اور جسے درندے کھا گئے ہوں، سب حرام کی گئیں، سوائے اس کے جسے تم نے (زندہ پا کر) شرعی طریقے سے ذبح کیا ہو۔"

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ جو جانور شرعی ذبح کے بغیر مر جائے وہ حرام ہے۔ لہذا شرعی ذبح (ذکوۃ) ایک لازمی شرط ہے۔

ذبح کے طریقے اور اعضاء

ذکوۃ صرف اُس وقت معتبر سمجھا جاتا ہے جب مخصوص اعضاء کا کاٹنا یقینی بنایا جائے۔ فقہائے کرام کے مطابق: شرعی ذبح میں درج ذیل چار اعضا میں سے کم از کم تین کو کاٹنا ضروری ہے:

حلقوم (windpipe)

مری (oesophagus)

ودجان (دورگیں جو گردن کے اطراف میں ہوتی ہیں—jugular veins)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ان چار میں سے کم از کم تین کا کاٹنا واجب ہے، تاکہ جانور کا خون مکمل طور پر نکل جائے اور گوشت پاک ہو جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

"نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ، وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيَقْطَعُ الْجِلْدُ، وَلَا تُفَرَى الْأَوْدَاغُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ"

(سنن ابی داؤد، ۳:۳۹۰)

"رسول اللہ ﷺ نے شیطانی ذبح سے منع فرمایا، اور وہ یہ ہے کہ صرف جلد کاٹ دی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں، اور جانور کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔"

ذبح کا مقصد—خون کا مکمل اخراج

امام ابو حنیفہؒ کے موقف کی حکمت بھی ظاہر ہے۔ ذکوۃ کا مقصد حرام خون کا اخراج ہے۔ اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب جانور کی گردن کی رگیں (ودجان) پوری طرح کاٹ دی جائیں۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"تذکیہ شرعاً خون کے بہنے اور رگوں کے کاٹنے کو کہتے ہیں۔" (بدائع الصنائع، ۵/۴۱)

۲۔ ذبح کرنے والا شخص مسلمان یا اہل کتاب ہونا ضروری ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ جو جانور مسلمان یا اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) کے ہاتھوں ذبح ہو، وہ حلال ہے، بشرطیکہ وہ ذبح اسلامی طریقے سے کیا گیا ہو۔ تاہم آج کے دور میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ اہل کتاب کے افراد کون ہیں اور آیا ان کا ذبح اسلامی طریقے سے کیا گیا ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے کیونکہ اگر ذبح کرنے والا نہ مسلمان ہو نہ اہل کتاب کا معتبر رکن ہو تو اس کا ذبیحہ حلال نہیں سمجھا جائے گا۔

قرآنی دلیل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَّكُمْ (سورة المائدة: ۵)

"اور جو لوگ اہل کتاب ہیں، ان کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔"

یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اہل کتاب (یعنی وہ لوگ جو یہودیت یا عیسائیت کے پیروکار ہوں) کا ذبح کردہ گوشت مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔ بشرطیکہ اہل کتاب کا ذبح بھی وہی شرعی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے جو ایک مسلمان کے ذبح کے وقت ضروری ہیں جیسے: رگوں کا کاٹنا، خون کا مکمل اخراج اور اللہ کا نام لینا۔

اہل کتاب کے ذبح کے حوالے سے ضروری شرائط

(الف) ذبح کا طریقہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا ضروری ہے:

اہل کتاب کے ذبح کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کا ذبح صرف اس وجہ سے حلال ہے کہ وہ اہل کتاب ہیں درست نہیں۔ اہل کتاب کا ذبح اس صورت میں حلال سمجھا جائے گا جب وہ ذبح اسلامی اصولوں کے مطابق کریں گے۔ یعنی، جانور کی صحیح رگوں کو کاٹ کر خون کو مکمل طور پر نکالنا ضروری ہے۔ اگر جانور کو کسی غیر شرعی طریقے سے مارا جائے۔ جیسے گلا گھونٹنا یا چوٹ لگانا تو وہ گوشت حلال نہیں ہوگا۔

(ب) اللہ کا نام لینا ضروری ہے

اہل کتاب کے ذبح کے وقت بھی اللہ کا نام لینا ضروری ہے جیسے مسلمان ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ (سورة الأنعام: 121)

"اور تم اُس چیز کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، کیونکہ وہ فسق ہے۔"

اس آیت کا مفہوم واضح ہے کہ اگر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ گوشت حرام ہوگا۔ یہ حکم مسلمان اور اہل کتاب دونوں پر لاگو ہوتا ہے۔ لہذا اگر اہل کتاب کا ذبح کرنے والا شخص اللہ کا نام نہیں لیتا، تو اس کا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

آسٹریلیا میں اہل کتاب کے ذبح کا مسئلہ

آسٹریلیا یا دیگر مغربی ممالک میں یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ کیا تمام تجارتی گوشت خود بخود حلال سمجھا جائے گا کیونکہ یہ اہل کتاب کے افراد نے ذبح کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس رعایت کا اطلاق صرف اُن افراد پر ہوتا ہے جو حقیقتاً اہل کتاب ہوں اور ان کے عقائد اور عمل اسلام کے مطابق ہوں۔

۳۔ تسمیہ — اللہ کا نام پکارنا

اکثر علماء، جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام ثوری اور حسن بن صالح (رح) شامل ہیں یہ رائے رکھتے ہیں کہ ذبح کے وقت تسمیہ (اللہ کا نام) پڑھنا ضروری ہے۔

حنفی مسلک کے مطابق اگر کوئی مسلمان اللہ کا نام پڑھنا بھول جائے تو گوشت حلال رہتا ہے۔ تاہم اگر تسمیہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو وہ گوشت حلال نہیں رہتا۔ امام مالک کا کہنا ہے کہ چاہے تسمیہ بھول کر چھوڑا جائے یا جان بوجھ کر دونوں صورتوں میں گوشت حرام ہو جاتا ہے۔ احناف درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ سَمَّى أَوْ لَمْ يَسْمَرْ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ

"مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے بشرطیکہ وہ جان بوجھ کر نہ چھوڑے۔" (بدائع الصنائع: ۵/۴۷)

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے سوال کیا گیا:

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ وَنَسِيَ أَنْ يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْمُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ، فَلْيَأْكُلْ

"حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ذبح کیا اور اللہ کا نام یاد نہیں آیا، تو کیا کرے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کا نام ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے، تو وہ کھا سکتا ہے۔" (بدائع الصنائع: ۵/۴۷)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ (سورة الأنعام: 121)

"اور اس چیز کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، کیونکہ یہ فسق (بڑی نافرمانی) ہے۔"

الکاسانی نے بدائع الصنائع جلد 4، صفحہ 147 میں یہ نتیجہ نکالا کہ:
یہ آیت ایک حرام چیز کی ممانعت کے بارے میں ہے اس لئے اس کا عمل حرام ہے۔ اس گوشت کو فُسق (بڑی نافرمانی) کہا گیا ہے، جو کہ ایک قطعی حرام قرار دی جانے والی چیز ہے۔

ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) بھی تسمیہ کو صحیح ذبح کے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے حق میں چار آیات پیش کرتے ہیں:
"تو تم اس چیز میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں اور اللہ کا نام اس پر لو" (سورۃ المائدہ: ۴)

"اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ" (سورۃ الانعام: ۱۱۸)

"اور تم اس چیز کو کیوں نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟" (سورۃ الانعام: ۱۱۹)

"اور اس چیز کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، کیونکہ یہ فُسق ہے" (سورۃ الانعام: ۱۲۱)

مزید برآں حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے:

مَا أَنتَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ

"جو جانور خون بہا کر ذبح کیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کا گوشت کھاؤ"۔ (صحیح مسلم: ۳/۱۲۳۸)

وہ دلائل جو تسمیہ کو غیر ضروری سمجھنے والوں کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں اور ان کا علمی جواب:
کچھ لوگ یہ آیت پیش کرتے ہیں:

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنزِيرٍ

"کہو! میں جو کچھ تمہارے سامنے لایا ہوں اس میں سے کوئی بھی چیز کھانے کے لیے حرام نہیں مگر یہ کہ وہ مردار ہو، بہا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو"۔ (سورۃ الانعام: ۱۴۵)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ اس آیت میں تسمیہ کا ذکر نہیں کیا گیا اس لیے اس کا ترک کرنا ذبح کو باطل نہیں کرتا۔ تاہم فقہاء کے نزدیک یہ آیت عمومی ممانعت کو بیان کرتی ہے جبکہ دیگر آیات تسمیہ کے بارے میں خاص ہیں۔ الکاسانی نے لکھتے ہیں۔

فَمَرْوِي عَنْ طَرِيقِ الْإِخَادِ فَلَا يَقْبَلُ فِي إِبْطَالِ حُرْمَةٍ تَثْبُتُ بِالْكِتَابِ

"جو روایت سورہ الانعام کے ایک ساتھ نازل ہونے کے بارے میں آئی ہے وہ خبر واحد ہے، جو قرآن کی واضح تعلیمات کے خلاف نہیں جاسکتی"۔
حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے:

إِنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ، لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوا

"ایک گروہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہمیں نہیں پتا کہ کیا انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کا نام لو اور کھاؤ"۔ (صحیح بخاری: ۲/۱۷۷)

کچھ لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں کہ تسمیہ ضروری نہیں۔ تاہم امام بخاری نے اس روایت کو "باب من لم ير الوساوس ونحوها من المشبهات" کے تحت ذکر کیا ہے۔ اللہ کا نام لینے کی ہدایت شک کو دور کرنے کے لیے تھی نہ کہ تسمیہ کی ضرورت کو مستثنیٰ کرنے کے لیے۔ یہ حدیث اس طرح ہے جیسے نماز میں شک ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر تمہیں آواز یا بو کا پتہ نہ چلے تو نماز کو ختم نہ کرو"۔ (صحیح بخاری: ۴/۲۹۴)

بالکل اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی گوشت کے بارے میں شک کو دور کرنے کے لیے تھی نہ کہ تسمیہ کی ضرورت کو کم کرنے کے لیے۔

۴۔ تسمیہ کے دوران نیت

صرف اللہ کا نام لینا کافی نہیں ہے۔ ذبح کرنے والے کو ذبح کے وقت اللہ کے نام لینے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر اللہ کا نام لا پر وہی سے یا بغیر نیت کے لیا جائے تو ذبح درست نہیں ہوگا۔

5۔ صرف اللہ کا نام پڑھنا

اگر ذبح کے دوران اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے جیسے "محمد کے نام پر" تو گوشت حرام ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام جوڑا جائے، جیسے "اللہ اور اس کے رسول کے نام پر" تو بھی ذبح غلط ہو جائے گا۔

۶۔ تسمیہ کا ذبح کے وقت ہونا ضروری ہے

اللہ کا نام ذبح کے وقت پڑھا جانا چاہیے۔ اگر اللہ کا نام پہلے ہی پڑھ لیا جائے تو ذبح درست نہیں ہوگا۔ تاہم اگر تسمیہ کے دوران ایک چھوٹا سا وقفہ ہو جیسے سلام کا جواب دینا یا پانی پینا تو اس سے ذبح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ چھ شرائط اسلام میں مستحب ذبح (اختیاری ذبح) کے لیے ضروری ہیں۔

مشینی ذبح: فطرت، فقہ اور فہم کا تقاضا

مشینی ذبح کے جواز پر اہل علم کے درمیان خاصا اختلاف پایا جاتا ہے، اگرچہ بظاہر اسلامی ذبح کی ظاہری شرائط پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن سوال صرف ظاہری مطابقت کا نہیں، بلکہ اس عمل کی روح، نیت، اور طریقے کی شرعی حیثیت کا بھی ہے۔

ایک نقطہ نظریہ ہے کہ مشینی ذبح اپنی فطرت ہی کے اعتبار سے غیر شرعی ہے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ ذبح کا عمل مسلمان ذبح کرنے والے کے ہاتھ سے، براہ راست انجام پائے۔ اس میں اخلاص نیت، ذکر الہی، اور جسمانی عمل تینوں لازم و ملزوم ہیں۔ جبکہ مشینی نظام میں چھری نہیں، بلکہ بجلی کی موٹر حرکت کرتی ہے۔ انسان صرف ایک بٹن دباتا ہے، باقی کام خود کار مشین انجام دیتی ہے۔ اس لحاظ سے ذبح دراصل انسان کا نہیں بلکہ ایک بے جان مشین کا عمل بن جاتا ہے، جو شرعی معیار پر پورا نہیں اترتا۔

دوسری جانب بعض علماء کی رائے میں بٹن دبانا، نیت اور تذکیہ کے آغاز کا عمل شمار کیا جاسکتا ہے۔ ان کے نزدیک جب مسلمان آپریٹر مشین کو چلاتا ہے، تو یہ بھی ایک طرح کا فعل ذبح ہے، اگرچہ بالواسطہ ہو۔ اس صورت میں چھری اگرچہ مشین سے چلتی ہے، مگر اس کا کنٹرول اور ابتداء انسانی ارادے سے جڑی ہوتی ہے، اور یوں شرط اسلام یا اہل کتاب کی شمولیت پوری ہو جاتی ہے۔ تاہم، مشینی ذبح کے سلسلے میں ایک نہایت اہم اور نازک نکتہ "تسمیہ" یعنی "بسم اللہ" پڑھنے اور جانور کی رگ کاٹنے کے درمیان وقفے کا ہے۔ شریعت میں اس وقفے کو معمولی اور فوری ہونا چاہیے۔ اگر اس میں زیادہ تاخیر ہو جائے، تو ذبح شرعاً ناقص ہو جاتا ہے۔

امام ابن رشد المالکی واضح طور پر فرماتے ہیں:

"کیا بسم اللہ کے فوراً بعد ذبح ہونا شرط ہے؟ تمام فقہی مکاتب اس بات پر متفق ہیں کہ ذبح میں فوری عمل (فوریت) شرط ہے۔"

(بدایۃ المجتہد ۱/۳۵۹)

اسی طرح جلیل القدر فقہاء مثلاً علامہ زیلیعی، علامہ حصکفی، اور امام سرخسی نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر تسمیہ کے بعد صرف مختصر سا وقفہ ہو — جیسا کہ چھری تیز کرنا یا مختصر گفتگو — تو ذبح درست ہے۔ لیکن اگر وقفہ طویل ہو جائے، تو اس سے ذبح کی شرعی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔

اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تسمیہ اور ذبح کے درمیان "فوریت" کا ہونا لازم ہے۔ اگر مشین کے آن ہونے اور جانور کے جسم کے کاٹنے کے درمیان تاخیر ہو جائے — جس کا امکان مشینی نظام میں عام ہے — تو یہ شرط پوری نہیں ہوتی اور یوں ذبح شرعاً غیر معتبر ہو جاتا ہے۔

مشینی ذبح کا سب سے بڑا شرعی نقص

مشینی ذبح کا سب سے بنیادی اور سنگین مسئلہ یہ ہے کہ اس میں ایک ہی بار "بسم اللہ" پڑھ کر کئی پرندوں کو پے درپے ذبح کر دیا جاتا ہے، حالانکہ فقہائے کرام کے نزدیک یہ طریقہ اس وقت تک درست نہیں جب تک تمام جانور ایک ہی وقت میں بیک وقت ذبح نہ کیے جائیں — نہ کہ ایک کے بعد ایک، تسلسل سے۔

مشینی ذبح کے جواز کے حق میں بعض لوگ فقہاء کا یہ قول پیش کرتے ہیں:

ولو جمع العصافير في يده فذبح و سمى و ذبح آخر على أثره ولو لم يسم لم يحل الثاني، ولو أمر السكين على الكل جاز بتسمية واحدة

"اگر کسی نے پرندوں کو اپنے ہاتھ میں جمع کیا، بسم اللہ پڑھی اور ایک کو ذبح کیا، پھر فوراً دوسرے کو بغیر دوبارہ تسمیہ کے ذبح کیا، تو دوسرا حلال نہیں ہوگا۔ لیکن اگر چھری سب پر ایک ساتھ پھیر دی گئی ہو، تو ایک تسمیہ کافی ہے۔" (فتاویٰ ہندیہ: ۵/۲۸۹)

یہ حضرات کہتے ہیں کہ چونکہ مشین کی چھری مسلسل چلتی ہے، اس لیے یہ گویا ایک ساتھ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن یہ قیاس محل نظر ہے، کیونکہ مشین میں پرندے ایک وقت میں نہیں بلکہ ایک کے بعد ایک، وقتاً فوقتاً ذبح ہوتے ہیں۔ یہ ترتیب "تسلسل" (sequential) کہلاتی ہے، "بیک وقت" (simultaneous) نہیں۔ چنانچہ ایک تسمیہ اس پوری قطار کے لیے شرعاً کافی نہیں۔ اس مسئلے پر فقہاء کرام کے صریح اقوال موجود ہیں جو اس مغالطے کو واضح طور پر رد کرتے ہیں:

- علامہ حصکفی لکھتے ہیں: "اگر دو بکریاں ایک ہی تسمیہ کے بعد بیک وقت ذبح کی جائیں، تو دونوں حلال ہیں۔ لیکن اگر ایک کے بعد دوسری ذبح کی جائے، تو دوسری اس وقت تک حلال نہیں جب تک اس پر الگ سے تسمیہ نہ پڑھا جائے۔" (ردالمحتار: ۶/۳۰۳)
- امام سرخسی فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص نیت کرے کہ کئی جانور ذبح کرے گا، تو ایک تسمیہ ان میں سے صرف پہلے کے لیے کافی ہوگا، کیونکہ ہر ذبح الگ عمل ہے۔" (المبسوط، باب الذبائح: ۴/۱۲۳)
- قاضی حسن بن منصور (قاضی خان) رقم طراز ہیں: "اگر کوئی شخص کئی جانوروں کو ذبح کرنے کا ارادہ کرے اور صرف ایک بار بسم اللہ پڑھے، تو صرف پہلا جانور ہی حلال ہوگا۔" (فتاویٰ قاضی خان: ۴/۳۴۳)
- طاہر بن عبدالرشید البخاری لکھتے ہیں: "اگر کوئی شخص بکریوں کے ریوڑ کو دیکھ کر بسم اللہ پڑھے، پھر ان میں سے ایک کو پکڑ کر ذبح کرے، تو وہ ذبح درست نہیں ہوگا۔" (خلاصۃ الفتاویٰ: ص ۳۰۸)

ان تمام اقوال کا مجموعی مفہوم بالکل واضح ہے: اگر جانوروں کو بیک وقت ذبح نہ کیا جائے، تو ہر ذبح کے لیے الگ الگ تسمیہ لازم ہے۔ مشینی ذبح میں چونکہ ہر پرندہ دوسرے سے کچھ لمحوں کے فرق سے ذبح ہوتا ہے، اور ایک ہی تسمیہ پر پوری لائن کو ذبح کیا جاتا ہے، اس لیے یہ طریقہ شرعی اصولوں کے مطابق نہیں۔

شرعی احتیاط اور نتیجہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَعُ مَا يَرِيْبُكَ اِلَّا مَا لَا يَرِيْبُكَ

"جو چیز تمہیں شک میں ڈالے، اُسے چھوڑ دو اور اُس چیز کو اختیار کرو جو شک سے پاک ہو۔" (البخاری: ۳/۵۳)

ایک اور روایت میں فرمایا:

فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ.

"جس نے مشتبہ چیزوں سے بچاؤ کیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا، اور جو مشتبہات میں پڑا وہ حرام میں جاگرا۔"

(صحیح مسلم: ۳/۱۲۱۹)

شریعتِ مطہرہ ہمیں شک و شبہ سے بچنے اور پاکیزہ، واضح طور پر حلال چیزوں کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دیتی ہے، خصوصاً جب بات کھانے کی ہو۔ کیونکہ جو غذا جسم میں داخل ہوتی ہے، وہ دل، روح اور ایمان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مشتبہ یا حرام گوشت انسان کو روحانی طور پر مردہ، غافل اور بے حس بنا سکتا ہے۔

نتیجہ: شریعت کی روشنی میں مشینی ذبح

اسلام نے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے کبھی منع نہیں کیا، تاہم اس کا دائرہ شریعت کی حدود کے اندر ہونا شرط ہے۔ اگر مشینی ذبح میں درج ذیل شرائط پوری نہ ہوں، تو وہ شرعاً حلال قرار نہیں دیا جاسکتا:

بنیادی شرائط:

1. الحلقوم، المريء اور کم از کم ایک وریڈ (Jugular vein) کا کٹنا ضروری ہے۔
 2. ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور ہر جانور کے ذبح کے وقت تسمیہ (بسم اللہ) نیت کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔
 3. اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لینا ممنوع ہے۔
 4. تسمیہ اور ذبح کے درمیان زیادہ وقفہ ہونے سے ذبح باطل ہو جاتا ہے۔
 5. ہر پرندے کے لیے علیحدہ تسمیہ پڑھنا ضروری ہے، اور ذبح کو بذاتِ خود ہر پرندے کو چھری کی طرف لے جانا چاہیے۔
- ثانوی شرائط:

- Stunning (بے ہوش کرنے) کی صورت میں پرندہ مرنے جائے۔
- Scalding (گرم پانی میں ڈالنے) سے گوشت خراب نہ ہو۔

اگر یہ تمام شرائط مکمل طور پر پوری ہوں تو مشینی ذبح حلال ہو سکتا ہے، ورنہ اس میں شدید شرعی قباحت پائی جاتی ہے، اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے گوشت سے اجتناب کیا جائے۔

نوٹ: یہ تحریر ایک علمی و تحقیقی کاوش ہے، جو قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ ﷺ، اور معتبر فقہی ماخذات کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔
حوالہ جات:

- (۱) اسلام میں حرام اور ناپسندیدہ اعمال، ڈاکٹر شبیر احمد (۲) ذبح شدہ جانوروں پر قانونی فیصلے، مفتی محمد تقی عثمانی (۳) بدائع الصنائع، الکاسانی (۴) المبسوط، السرخسی (۵) فتاویٰ قاضی خان، الفرغانی

تحریر: مولانا اکرام احمد

ایڈیٹر: ڈاکٹر شبیر احمد، مولانا شفاق اکبر، مفتی عبدالوہاب حسن

انگریزی سے اردو ترجمہ: مولانا نصیر احمد